ﷺ نے حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نمازِ جنازہ پڑھی اور پھر اُن کے لئے خود بھی دعا فرمائی اور صحابہ کو بھی دعا مانگنے کا حکم دیا اور اگر صلوٰۃ بمعنیٰ دعا ہی لیا جائے تب بھی مقصود حاصل ہے کہ قبل از دفن نمازِ جنازہ کے علاوہ اُن کے حق میں دعا مانگی اور دعا مانگنے کا حکم دیا۔ گویا دعا پر کوئی پابندی نہیں کسی وقت بھی مانگی جا سکتی ہے۔ نماز جنازہ ادا کرنے سے پہلے بھی اور بعد بھی۔ اور اپنی طرف سے پابندی لگانا شریعت مطہرہ میں زیادتی کے مترادف ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

عملِ صحابہ:

اب نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے کے مسلک پر عمل صحابہ ملاحظہ فرمائیں۔

(526) منتخب کنز العمال میں ہے۔

عَنْ اِبْرَاھِیْمَ الْھَجَرِیِ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ اَبِیْ اَوْفٰی وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَۃِ مَاتَتْ اِبْنَتُہٗ اِلٰی اَنْ قَالَ ثُمَّ کَبَّرَ عَلَیْھَا اَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ بَعْدَ ذَالِکَ قَدْرَ مَا بَیْنَ التَّکْبِیْرَیْنِ وَقَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَصْنَعُ ھٰکَذَا.

ترجمہ: حضرت ابراہیم الہجری فرماتے ہیں کہ میں نے بیعت الرضوان میں شامل ہونے والے صحابی حضرت ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ اُن کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو آپ نے اُس پر چار تکبیریں کہہ کر نماز جنازہ پڑھی پھر اس کے بعد دو تکبیر کی مقدار دعا کیلئے کھڑے رہے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی کرتے ہوتے دیکھا ہے۔ (کنز العمال[1])

(527) سنن بیہقی میں ہے۔

وَعَنِ الْمُسْتَظِلِّ ابْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ عَلِیًّا صَلّٰی عَلَی الْجَنَازَۃِ بَعْدَ مَا صَلّٰی عَلَیْہِ.

حضرت مستظل بن حصین فرماتے ہیں کہ بے شک حضرت علی المرتضیٰ کرم

[1] کنز العمال ج 15 ص 302 مطبوعہ اشرفیہ ملتان۔

اللہ وجہہ الکریم نے میت پر نماز جنازہ پڑھنے کے بعد اُس پر دعا مانگی۔ (بیہقی[1])

(528) عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ صَلّٰی عَلَی الْمَنْفُوْسِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

ترجمہ: حضرت سعید ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بچہ کی نماز جنازہ پڑھائی پھر دعا مانگی کہ اے اللہ تعالیٰ اس کو عذاب قبر سے محفوظ فرما۔ (سنن بیہقی[2])

(529) عَنْ عُمَیْرِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ عَلِیٍّ عَلٰی یَزِیْدَ بْنِ الْمُکَفَّفِ فَکَبَّرَ عَلَیْہِ اَرْبَعًا ثُمَّ مَشٰی حَتّٰی اَتَاہُ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ نَزَلَ بِکَ الْیَوْمَ فَاغْفِرْلَہٗ ذَنْبَہٗ وَوَسِّعْ عَلَیْہِ مَدْخَلَہٗ.

ترجمہ: حضرت عمیر بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی آپ نے چار تکبیرات کہیں پھر نماز جنازہ کے بعد چل کر میت کے پاس آئے اور یوں دعا مانگی۔ یا اللہ یہ تیرے بندے کا بیٹا ہے آج یہ تیرے دربار میں حاضر ہوا ہے یا اللہ تو اس کے گناہ بخش دے اور اس کی قبر کو اس کے لئے وسیع فرما دے۔ (مصنف[2])

(530) عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاتَتْہُ الصَّلٰوۃُ عَلٰی جَنَازَۃِ عُمَرَ فَلَمَّا حَضَرَ "قَالَ اِنْ سَبَقْتُمُوْنِیْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالدُّعَاءِ لَہٗ. (مبسوط[3])

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نماز جنازہ نہ پڑھ سکے جب وہ آئے تو (نماز جنازہ ہو چکی تھی اس پر آپ نے) فرمایا اگر تم میرے آنے سے قبل نماز پڑھ چکے ہو تو (ذرا

[1] سنن بیہقی ص 9 جلد نمبر 4 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

[2] مصنف ابن ابی شیبہ ج 3 ص 212 مطبوعہ امدادیہ کراچی۔

[3] مبسوط سرخسی ج 2 ص 67۔

ٹھہر جاؤ) مجھے بھی اپنے ساتھ اُن کیلئے دعا میں شامل کرلو۔

(531) نامور فقیہہ اور سختی کے ساتھ سنتِ مصطفیٰ ﷺ پر عمل کرنے والے صحابی حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک جنازہ پر بعد از نماز پہنچے تو فرمایا۔

اِنْ سَبَقْتُمُوْنِیْ بِالصَّلٰوۃِ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالدُّعَاءِ. (مبسوط[1])

ترجمہ: اگر تم نے مجھ سے پہلے نماز پڑھ لی ہے تو کم از کم دعا میں تو مجھ سے آگے نہ بڑھو یعنی مجھے بھی اپنے ساتھ دعاء میں شامل کرلو۔

خیال رہے کہ مذکورہ کتاب کے مذکورہ باب میں حضرت عبداللہ بن عباس سے بھی ایسی ہی روایت مروی ہے۔

خدارا اپنی آخرت برباد نہ کریں:

محترم قارئین کرام آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگنا صراحتاً سنتِ صحابہ سے ثابت ہے۔ نیز علماء کرام فرماتے ہیں کہ اس حدیث مبارکہ:

(532) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ.

(ابوداؤد[2]، ابن ماجہ[3]، سنن کبریٰ[4])

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھ چکو تو پھر خالص میت کے لئے دعا مانگو''۔

مندرجہ بالا روایت کے تحت ثابت ہے کہ نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگنا رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے۔ یہاں فَاَخْلِصُوْا کی ''فا'' تعقیب کیلئے ہے یعنی نماز پڑھنے کے فوراً بعد دعاء مانگو جس طرح حدیث پاک ہے کہ: ''اِذَا صَلَّیْتُمُ الْفَجْرَ

1 مبسوط سرخسی ج 2 ص 67۔
2 ابوداؤد ج 2 ص 102 باب الدعا للمیت مطبوعہ لاہور۔
3 ابن ماجہ ص 107 مطبوعہ کراچی۔
4 سنن کبریٰ امام بیہقی ج 6 ص 40 مطبوعہ ملتان۔

فَلَا تَنَامُوْا''۔ یعنی تم نمازِ فجر پڑھنے کے بعد مت سویا کرو۔ اسی طرح قرآن کریم میں ہے۔ اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ......الخ
جب تم نماز کی طرف کھڑے ہو (یعنی نماز پڑھنے کا ارادہ کرو) تو اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھولیا کرو...... آخر تک...... اسی طرح فرمایا۔ فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا۔ پھر جب تم کھانا کھا چکو تو منتشر ہو جایا کرو یعنی میزبان کے ہاں بلاوجہ نہ بیٹھے رہا کرو۔ نیز صَلَّیْتُمْ ماضی ہے جبکہ فَاَخْلِصُوْا۔ حکم (امر ہے) ہے یعنی نماز ہو چکنے کے بعد دعا مانگو نہ کہ دورانِ نماز اس لیے بھی کہ صَلَّیْتُمْ۔ شرط ہے اور فَاَخْلِصُوْا جزاء ہے اور یہ دو عمل ایک دوسرے سے الگ الگ ہونے چاہئیں یعنی نماز الگ اور دعا الگ۔

اس قدر بین ثبوت کے باوجود نمازِ جنازہ کے بعد والی دعا کو بدعت اور حرام کہہ کر اور دعا مانگنے والوں کو بدعتی قرار دے کر خدارا اپنی آخرت برباد نہ کریں۔ ذرا سوچیں کہ آپ کے اس فتویٰ کی زد میں کون کون سی شخصیات آتی ہیں اور ان عظیم المرتبت ہستیوں (یعنی جنازہ کے بعد دعا مانگنے والے صحابہ کرام کہ جن کا قبل ازیں ذکر ہوا) پر رکیک حملے کر کے آپ کا اپنا انجام کیا ہوگا۔ اگر آپ دعاء نہیں مانگنا چاہتے تو نہ مانگیں مگر دعا مانگنے والوں کو بُرا نہ کہیں کیونکہ حدیث پاک ہے۔ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔ (ترمذی[1]) دعا تو عبادت کا مغز ہے اور اس کی مخالفت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

نمازِ استخارہ:

استخارہ کا معنی ہے بھلائی کا طلب کرنا دراصل استخارہ کرنے والا اپنے پروردگار سے اپنے لئے مشورہ کرتا ہے اور بُرائی سے بچنے کی دعا کرتا ہے۔

(533) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو ہر

1 جامع ترمذی ج 2 ص 647 مطبوعہ رحمانیہ لاہور، مشکوٰۃ شریف ص 194 کتاب الدعوات مطبوعہ کراچی

کام کے لئے استخارہ سکھلاتے تھے۔ جس طرح کہ قرآن کریم کی سورۃ سکھلاتے، آپ علیہ السلام فرماتے۔ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ دو رکعت نماز نفل پڑھے پھر (دعائے استخارہ) پڑھے (بخاری شریف) بہتر ہے کہ استخارہ نماز عشاء کے بعد سونے سے قبل کرے بعد میں دنیاوی گفتگو سے حتی الامکان پرہیز کرے درود شریف یا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ پڑھتا ہوا داہنی کروٹ روبقبلہ ہو کر سو جائے اور سات روز مسلسل استخارہ کرے اگر خواب میں سپیدی یا سبزی یا بہاری بہار نظر آئے تو جس کام کا ارادہ ہے وہ کام مفید ہے اگر اس کے برعکس نظر آئے تو اپنے ارادہ سے باز آجائے کہ نقصان کا اندیشہ ہے دعائے استخارہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ ط فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ ط اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ ط (یہاں اپنی حاجت کا نام لے)

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرا فضل عظیم مانگتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا تو سب کچھ جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے۔ اے اللہ تیرے علم میں ہے کہ اگر یہ کام جس کا میں قصد اور ارادہ رکھتا ہوں میرے دین و ایمان اور میری زندگی اور میرے انجام کار میں دنیا و آخرت میں میرے لیے بہتر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر کر دے اور میرے لیے آسان کر دے پھر اس میں میرے

واسطے برکت دے اے اللہ تو جانتا ہے اگر یہ کام میرے لئے بُرا ہے میرے دین و ایمان میری زندگی اور میرے انجام کار دنیا و آخرت میں تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور جہاں کہیں بہتری ہو میرے لیے مقدر کر پھر اس سے مجھے راضی کر دے۔ (بخاری[1]، ابن ماجہ[2]، ترمذی[3])

(534) نماز تہجد:

نماز تہجد کی بہت فضیلت ہے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ عزوجل ہر رات کہ جب آخری تہائی باقی رہتی ہے آسمان دنیا پر (خاص) تجلی فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کروں، ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اسے بخش دوں۔ (بخاری[4]، صحیح مسلم[5])

(535) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا (فرائض کے بعد) سب نمازوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ کو زیادہ محبوب نماز داؤد ہے کہ آدھی رات سوتے اور تہائی عبادت کرتے پھر پچھلے حصہ میں آرام کرتے[6]۔

مسئلہ: جو شخص تہجد کا عادی ہو اسے بلا عذر چھوڑنا مکروہ ہے تہجد کی دو رکعتیں ہیں رسول اللہ ﷺ سے آٹھ رکعتیں ثابت ہیں سونے سے قبل نماز نفل ادا کرے تو صلوٰۃ اللیل ہوگی اگر سو کر اٹھنے کے بعد ادا کرے تو تہجد کہیں گے اس کی نیت دوسری عام نمازوں کی طرح ہی ہے۔

---

[1] بخاری شریف ابواب التہجد ج 1 ص 155 مطبوعہ کراچی۔
[2] ابن ماجہ ص 98۔
[3] ترمذی باب ما جاء فی صلوٰۃ الاستخارہ ج 1 ص 220 مطبوعہ کراچی۔
[4] بخاری کتاب الدعاء والصلوٰۃ من اللیل مطبوعہ کراچی۔
[5] صحیح مسلم ج 1 ص 258 مطبوعہ کراچی۔
[6] بخاری شریف باب من نام عند السحر ج 1 ص 152 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی۔

(536) صلوٰۃ التسبیح:

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے چچا! کیا میں تمہیں عطا نہ کروں۔ کیا میں تمہیں بخشش نہ کروں کیا میں تمہارے ساتھ احسان نہ کروں۔ دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے چھوٹے بڑے اگلے پچھلے قصداً سہواً کیے ہوئے تمام گناہ معاف فرمادے اس کے بعد صلوٰۃ التسبیح کی تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ اسے روزانہ پڑھو، اگر نہ ہو سکے تو جمعہ میں ایک بار، اگر یہ بھی نہ ہو تو مہینہ میں ایک بار، یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار ورنہ عمر میں ایک بار ضرور پڑھو۔ (ابن ماجہ[1]، ترمذی[2])

سنن ترمذی میں اس کی ترکیب حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں مروی ہے کہ نیت باندھ کر ثناء پڑھے، پھر سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پندرہ بار پڑھے پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ شریف پڑھ کر الحمد شریف اور کوئی سورت پڑھے پھر دس مرتبہ مذکورہ تسبیح پڑھے پھر رکوع اور رکوع والی تسبیح پڑھے۔ دس مرتبہ یہی تسبیح یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الخ..... پڑھے پھر رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد تسمیع، تحمید کے بعد دس بار پھر دونوں سجدوں میں دس دس بار پڑھے، دونوں سجدوں کے درمیان بھی دس بار پڑھے، اس طرح ایک رکعت میں پچھتر بار اور چار رکعتوں میں تین سو کی تعداد پوری ہو گی، رکوع سجود میں رکوع وسجود کی تسبیح کے بعد یہ کلمہ پڑھا جائے گا۔ (ترمذی[3])

(537) ''سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث پاک میں صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ یوں درج ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

1. ابن ماجہ ص 99 باب ماجاء فی الصلوٰۃ التسبیح مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی۔
2. ترمذی شریف ج 1 ص 220 باب ماجاء فی صلاۃ التسبیح مکتبہ رحمانیہ لاہور۔
3. ترمذی ج 1 ص 221 باب ماجاء فی صلوٰۃ التسبیح مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور۔

''چار رکعت نماز پڑھو ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھو جب قرأت سے فارغ ہو جاؤ تو کہو۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پندرہ مرتبہ رکوع سے پہلے، پھر جب رکوع کرو تو اس میں دس مرتبہ یہی پڑھو پھر رکوع سے اُٹھ کر دس مرتبہ پھر سجدہ میں دس مرتبہ پھر سجدہ سے سر اُٹھا کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے سے سر اُٹھا کر کھڑا ہونے سے قبل دس مرتبہ اس طرح ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ تسبیح وتحمید ہو گی اور چار رکعتوں میں کل تین سو مرتبہ، تو اگر تمہارے گناہ ریت کے ذرات کے برابر بھی ہوں گے تب بھی اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمادے گا۔ (سنن ابن ماجہ[1])

صلوٰۃ الحاجت:

عموماً انسانی زندگی قدم قدم پر مشکلات ومصائب سے عبارت ہے۔ رب ذوالجلال کی بے شمار رحمتوں کا نزول ہو ہمارے آقا رسول عربی ﷺ پر کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے غلاموں کے روحانی وجسمانی دکھ درد کا شافی علاج ارشاد فرمایا۔

(538) امام ترمذی، ابن ماجہ، طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم سے روایت کرتے ہیں کہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ایک نابینا شخص حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ حضور ﷺ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے عافیت (یعنی نور نظر) کی دعا فرمائیں حضور پُر نور ﷺ نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں دعا کر دیتا ہوں اور تو چاہے تو صبر کر اور یہ صبر تیرے لیے بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا کہ حضور ﷺ دعا فرمادیجئے آپ ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا اور فرمایا دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی اَللّٰهُمَّ

1. سنن ابن ماجہ باب ماجاء فی صلوٰۃ التسبیح ص 99 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی۔

فَشَفِّعْهُ فِیَّ. (ابن ماجہ[1])

(خیال رہے یہ دعا ترمذی میں تھوڑے اختلاف سے مرقوم ہے) (ترمذی[2])

اے اللہ تعالیٰ میں تیرے حضور سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں (تیرے نبی) حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ سے یا رسول اللہ ﷺ اس میں شک نہیں کہ میں آپ کے وسیلہ کے متوجہ ہوتا ہوں اپنے پروردگار سے حضور اپنی اس حاجت کے لئے تا کہ یہ پوری ہو۔ اے اللہ تعالیٰ تو آپ ﷺ کی سفارش کو میرے حق میں قبول فرمائے۔ (خیال رہے کہ ترمذی میں یہ دعا تھوڑے اختلاف سے مرقوم ہے)

حضرت عثمان بن حنیف فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ابھی ہم اُٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ نابینا آنکھوں والا بن کر ہمارے پاس واپس آ گیا معلوم ہوتا تھا کہ یہ صاحب کبھی اندھے ہوئے ہی نہیں تھے۔ (ابن ماجہ طبرانی[3])

(539) دیگر صلوٰۃ حاجت:

امام ترمذی و ابن ماجہ نے عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر کسی کو کوئی حاجت اللہ تعالیٰ یا کسی انسان سے ہو تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ کی ثنا کرے پھر درود پڑھے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ کی ثنا کرے پھر درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّ سَلَامَةً مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا

1۔ ابن ماجہ باب ماجاء فی صلاۃ الحاجہ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی۔

2۔ ملاحظہ ہو ترمذی ج 2 ص 675۔

3۔ ابن ماجہ طبرانی۔

غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ (ترمذی[1]، ابن ماجہ[2])

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے پاک اللہ تعالیٰ مالک ہے عرش عظیم کا حمد ہے اللہ تعالیٰ کے لیے جو رب ہے تمام جہانوں کا، (اے اللہ تعالیٰ) میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری بخشش کے ذرائع اور ہر نیکی سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی کو طلب کرتا ہوں۔ (اے میرے مولیٰ تعالیٰ) میرے سب گناہ معاف فرما دے۔ میرے سب غم دور فرما دے اور حاجت جو تیری رضا کے مطابق ہے پورا فرما دے، اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

(ابن ماجہ میں یہ دعا تھوڑے فرق سے مرقوم ہے)

بحمد اللہ تعالیٰ ان مباحث سے معلوم ہوا کہ حنفیہ سنت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور سنت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر صحیح ترین انداز میں عمل کرنے والے ہیں اور ان کا مذہب عین تعلیمات نبوی کے مطابق ہے اس لیے ان پر طعن کرنا کم ظرفی کے ساتھ ساتھ تعلیمات نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سنت صحابہ اور سنتِ اہلِ بیت پر طعن کرنے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہم سب کو حق کے سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق و ہمت عطا فرمائے، ضد اور ہٹ دھرمی کے لا علاج مرض سے محفوظ و مامون فرما کر ہماری کوتاہیوں اور غلطیوں سے درگزر فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ يَا

1۔ ترمذی ج 1 ص 220 مطبوعہ لاہور باب ماجاء فی صلاۃ الحاجہ۔

2۔ ابن ماجہ ص 98 باب ماجاء فی صلاۃ الحاجہ مطبوعہ کراچی۔

رَبِّیْ یَارَبِّیْ یَا رَبِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ٥ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْعَطَاءِ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحَیَآءِ وَالْحِکْمَۃِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا.

طالب مغفرت، محتاج رحمت، متمنی شفاعت

سیّد محمد سعید الحسن شاہ عفی عنہ

بوقت 2 بجکر 45 منٹ بروز منگل

5 رمضان المبارک 1425ھ

بمطابق 19-10-2004

علامہ سید محمد سعید الحسن شاہ صاحب

کی مستند وجامع تصانیف

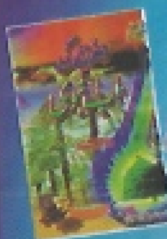
سیرت امام الانبیاء ﷺ



(قرآن وبائبل کی روشنی میں)

• قرآن کریم • احادیث مبارکہ • توراۃ • زبور • انجیل • صحائف انبیاء اور اخبارات وجرائد کے سینکڑوں حوالہ جات سے مزین کتاب۔ ایک مستند تاریخی دستاویز

رہبرِ زندگی ﷺ مع طبِ نبوی



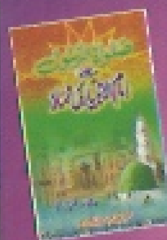
• رہبر کائنات ﷺ کے اعضائے مبارک کے حسن وجمال کا تذکرہ
• روزمرہ کے معمولات پر بحث • پسندیدہ مشروبات وماکولات کی تفصیل • مختلف جسمانی وروحانی امراض کا صحیح علاج بھی کتاب ہذا میں ملاحظہ فرمایئے۔

خاندانِ مصطفیٰ ﷺ



کتاب ہذا میں رسول عربی ﷺ کے رشتہ داروں اور اعزہ واقرب کے علاوہ آپ کے دیگر متعلقین حتیٰ رضاعی رشتہ دار، ہم شکل، مدنی نقیب، خلفائے راشدین کا جانی وقت، بارگاہِ اقدس کے مقربانِ معظم، خطباء کرام، موذنین ذی وقار حضور ﷺ کے مقرر فرمودہ عہدیداران مملکت اور دربار رسالت مآب ﷺ کی طرف سے شاہانِ زمانہ کے نام لکھے گئے مکتوبات کی تفصیلات بمع مستند حوالہ کے ساتھ تحریر کی گئی ہیں

صلوٰۃ الرسول ﷺ یعنی امام الانبیاء کی نماز



• کیا حنفی نماز سنت مصطفیٰ ﷺ کے عین مطابق ہے؟
• بار بار رفع یدین نہ کرنے، بلند آواز سے آمین نہ کہنے اور بیس رکعت نماز تراویح کا کیا ثبوت ہے؟
• بخاری ومسلم ودیگر کتب احادیث کے ہوتے ہوئے فقہ کی کیا ضرورت ہے؟
• ان سوالوں کا تفصیلی جواب جاننے کے لئے کتاب ہذا کا مطالعہ فرمایئے!

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

041-2626046